

جناب حضرت ابوالفضل العباس علیہ السلام

<?xml encoding="UTF-8">

جناب حضرت ابوالفضل العباس علیہ السلام

جب ہم حضرت عباس کا نام سنتے ہیں تو ہمیں کسی بھی چیز سے زیادہ اپنے امام کے ساتھ ان کی وفاداری اور بصیرت کی یاد آتی ہے۔

شعبان کے مہینے کا چوتھا دن بنی ہاشم کے قمر حضرت ابوالفضل العباس علیہ السلام کی برکت سے سجایا جاتا ہے۔ اس دن ایک بار پھر حضرت علی علیہ السلام کا چھوٹا سا گھر ستاروں کی بارش بن گیا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں ایک اور تحفہ دیا گیا۔ حضرت عباس علیہ السلام ام البنین علیہ السلام کے فرزند اور امام علی علیہ السلام کی وفادار خاتون ہیں۔

حضرت عباس علیہ السلام اس لئے آئے تاکہ حسین علیہ السلام اکیلے نہ رہیں۔ وہ دنیا کو ایک نوجوان کا سبق سکھانے آیا تھا۔ وہ بھائی چارے کی تعریف کرنے، وفاداری کی وضاحت کرنے، قربانی کا نمونہ بننے، ہمت کی ترجمانی کرنے اور بہادری کو ایک عمدہ مثال بنانے آئے۔ عباس اپنے والد کی یاد کو لوگوں کے ذہنوں میں ہمیشہ زندہ رکھنے کے لئے آئے تھے، علی کی بہادری اور اپنے والد کے کئی سال بعد مذہب کے لئے ان کی حمایت کو دوبارہ زندہ کرنے کے لئے آئے تھے۔ حضرت عباس علیہ السلام حسین علیہ السلام کے صحابی بن کر ان کے ساتھ رہنے لگے۔ عباس کا مطلب محبت، قربانی، بھائی چارہ اور بھائی کا مطلب عباس ہے۔

حضرت ابوالفضل علیہ السلام ام البنین (علیہ السلام) نامی ایک علم مند اور حقائق جاننے والی خاتون کی پہلی اولاد تھیں۔ یہ بچہ اتنا خوبصورت تھا کہ اسے قمر بنی ہاشم کہا جاتا تھا اور اسے چودھویں رات کے چاند سے تشبیہ دی جاتی تھی اور امام علی (ع) نے اس کا نام عباس رکھا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت عباس علیہ السلام نے ایک بدکار اور غضبناک شیر کے معنی میں اور اداس اور اداس چہرے کے معنی میں ایک چہرہ اختیار کیا ہے، کیونکہ وہ ظالموں کے تئیں غصہ بھرا چہرہ رکھتے تھے۔

حضرت ابوالفضل علیہ السلام کی تین خصوصیات جو ہمارے رول ماڈل ہونے چاہئیں

ایک مذہبی ماہر اور اسکالر محمد علی فیض آبادی حضرت عباس علیہ السلام کے بارے میں کہتے ہیں: امام حسین علیہ السلام کے ساتھ ان کی وفاداری، سرپرستی اور شائستگی بہت اہم ہے اور یہ ہمارا رول ماڈل اور توجہ ہونا چاہئے۔ ہمارے پاس روایت ہے کہ حضرت عباس علیہ السلام اپنے بھائی کو ملا کہتے تھے اور صرف عاشورہ کے دن ہی امام حسین علیہ السلام کو ان کی شہادت کے وقت "بھائی" کہتے تھے۔

روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ عاشورہ کی رات دشمن نے سلامتی کا خط لکھ کر حضرت عباس (ع) کو بھیجا کہ ہم آپ کو گورنری دیں گے اور جو چاہیں حسین کو چھوڑ دیں۔ حضرت عباس علیہ السلام اچھی طرح جانتے تھے کہ وہ شہید ہوں گے لیکن انہوں نے امام حسین علیہ السلام کو اکیلا نہیں چھوڑا اور اپنی زندگی کے آخر تک امام اور اپنے وقت کے آقا کے قدموں میں کھڑے رہے۔

حضرت عباس علیہ السلام کی بصیرت تاسوعا اور عاشوراء کے دن

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے 79 شمسی تاریخ کو اپنی تقریر کے ایک حصے میں فرمایا جیسے آپ نے ابھی ہی اوپر مطالعہ فرمایا ہوگا رہبر فرماتے ہیں:

ابا فضل العباس کی بصیرت کہاں سے ظاہر ہوتی ہے؟

یوں تو امام حسین علیہ السلام کے تمام ساتھی بصیرت افروز تھے، لیکن انہوں نے زیادہ بصیرت کا مظاہرہ کیا۔ تاسوعا کے دن جب اس کے پاس اس مصیبت سے بچنے کا موقع آیا تو وہ اس کے پاس آئے اور اسے ہتھیار ڈالنے اور حفاظت کا خط پیش کیا اور کہا کہ ہم تمہاری حفاظت کریں گے۔ اس نے کہا: کیا میں حسین سے الگ ہو جاؤں؟ تم پر اور تمہارے امانت نامہ دونوں پر لعنت ہو! تم اور تمہارے امان نامہ پر افسوس ہے! ان کی بصیرت کی ایک اور مثال یہ تھی کہ انہوں نے اپنے ساتھ موجود اپنے تین بھائیوں کو میدان جنگ میں جانے اور شہید ہونے تک ان کے سامنے جدوجہد کرنے کا حکم دیا۔ آپ جانتے ہیں کہ وہ ایک ہی ماں سے چار بھائی تھے: ابو الفضل العباس - بڑے بھائی - جعفر، عبداللہ اور عثمان۔ ایک شخص کو چاہئے کہ وہ اپنی آنکھوں کے سامنے حسین بن علی علیہما السلام کے لئے اپنے بھائیوں کو قربان کرے اور اپنی غمزدہ ماں کے بارے میں نہ سوچے جو کہتی ہے کہ اس کا ایک بھائی اس وقت تک چلے گا جب تک میری ماں خوش نہ ہو جائے، اور اسے اپنے نابالغ بچوں کی دیکھ بھال کے بارے میں نہیں سوچنا چاہئے جو مدینہ میں ہیں، یہی بصیرت ہے۔

حضرت عباس علیہ السلام امام سجاد علیہ السلام کے الفاظ میں

حضرت عباس بن علی علیہ السلام کے مقام و مرتبہ کی عظمت و عظمت کا یہ عالم ہے کہ ائمہ معصومین علیہم السلام نے کئی مواقع پر اس عظیم انسان کی قربانیوں، قربانیوں اور عظمت پر زور دیا ہے۔ امام سجاد علیہ السلام جو خود کربلا میں موجود تھے اور اپنے چچا کی قربانیوں کے عینی شاہد تھے، حضرت عباس علیہ السلام کے بارے میں فرماتے ہیں:

امام سجاد علیہ السلام: **أَنَّ لِلْعَبَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنَزِلَةً يَغِيْطُهُ بِهَا جَمِيعُ الشُّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [بحار الأنوار، ج 22 ص 274]**

"اللہ میرے چچا عباس علیہ السلام پر رحم کرے جنہوں نے اپنے بھائی کے لئے قربانی اور قربانی کے ساتھ اپنی جان قربان کی یہاں تک کہ ان کے ہاتھ کاٹ دیے گئے اور خدا نے انہیں جنت میں فرشتوں کے ساتھ اڑنے کے لئے دو پر عطا کیے، جیسا کہ جعفر بن ابی طالب کے ساتھ ہوا تھا۔ دیئے گئے تھے۔ حضرت عباس علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ مقام رکھتے ہیں کہ قیامت کے دن تمام شہدا حسد کریں گے۔

مقام والای شفاعت باب الحوائج (ع)

حضرت عباس علیہ السلام کے مقام کی عظمت کے بارے میں ہمارے نامہ نگار کے سوال کے جواب میں مذہبی ماہر اور یونیورسٹی کے پروفیسر حجت الاسلام مہدی آرتوسی کہتے ہیں:

"ایک طرف حضرت عباس علیہ السلام کے اصحاب کی تمام تعریفیں اور تعریفیں جو دوسری طرف حضرت عباس علیہ السلام کو دی گئی ہیں۔ امام علی علیہ السلام نے اپنی کتاب "معلى سبطین فی احوال الحسن و الحسين علیہ السلام" میں ذکر کیا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: قیامت کے دن میری آنکھیں آپ (حضرت عباس علیہ السلام) پر روشن ہو جائیں گی۔ اب، یہ وضاحت کیسے آتی ہے؟

حدیث میں آیا ہے کہ دنیا کی شفاعت کرنے والی حضرت زہرا سلام اللہ علیہا قیامت کے دن حاضر ہوں گی اور شفاعت کی صلاحیت رکھنے والے لوگوں کو مجمع کے درمیان سے جدا کریں گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یا علی علیہ السلام سے مخاطب ہو کر زہرہ (علیہ السلام) کو بتاؤ کہ آپ امت کی شفاعت اور نجات کے لئے کیا لائے ہیں۔

حضرت فاطمہ (س) فرماتی ہیں کہ میرے بیٹے ابوالفضل علیہ السلام کے کٹے ہوئے ہاتھ قیامت کے دن شفاعت

کے لیے کافی ہوں گے۔ شفاعت مبالغہ آرائی نہیں ہے۔ شفاعت ان لوگوں کے لئے ہے جن سے اللہ راضی ہے۔ اس حدیث سے حضرت عباس علیہ السلام کے بلند مقام کی نشاندہی ہوتی ہے۔

یہ مختصر چند جملے اس عظیم سپہ سالار کے بارے میں تحریر کیا ہے تاکہ عباس علیہ السلام کی شخصیت کا کچھ علم ہو)

یونکہ وہ ظالموں کے تئیں غصہ بھرا چہرہ رکھتے تھے۔

حضرت ابوالفضل علیہ السلام کی تین خصوصیات جو ہمارے رول ماڈل ہونے چاہئیں

ایک مذہبی ماہر اور اسکالر محمد علی فیض آبادی حضرت عباس علیہ السلام کے بارے میں کہتے ہیں: امام حسین علیہ السلام کے ساتھ ان کی وفاداری، سرپرستی اور شائستگی بہت اہم ہے اور یہ ہمارا رول ماڈل اور توجہ ہونا چاہئے۔ ہمارے پاس روایت ہے کہ حضرت عباس علیہ السلام اپنے بھائی کو ملا کہتے تھے اور صرف عاشورہ کے دن ہی امام حسین علیہ السلام کو ان کی شہادت کے وقت "بھائی" کہتے تھے۔

روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ عاشورہ کی رات دشمن نے سلامتی کا خط لکھ کر حضرت عباس (ع) کو بھیجا کہ ہم آپ کو گورنری دیں گے اور جو چاہیں حسین کو چھوڑ دیں۔ حضرت عباس علیہ السلام اچھی طرح جانتے تھے کہ وہ شہید ہوں گے لیکن انہوں نے امام حسین علیہ السلام کو اکیلا نہیں چھوڑا اور اپنی زندگی کے آخر تک امام اور اپنے وقت کے آقا کے قدموں میں کھڑے رہے۔

حضرت عباس علیہ السلام کی بصیرت تاسوعا اور عاشوراء کے دن

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے 79 شمسی تاریخ کو اپنی تقریر کے ایک حصے میں فرمایا: جیسے آپ نے ابھی ہی اوپر مطالعہ فرمایا ہوگا رہبر فرماتے ہیں:

ابا فضل العباس کی بصیرت کہاں سے ظاہر ہوتی ہے؟ یوں تو امام حسین علیہ السلام کے تمام ساتھی بصیرت افروز تھے، لیکن انہوں نے زیادہ بصیرت کا مظاہرہ کیا۔ تاسوعا کے دن جب اس کے پاس اس مصیبت سے بچنے کا موقع آیا تو وہ اس کے پاس آئے اور اسے ہتھیار ڈالنے اور حفاظت کا خط پیش کیا اور کہا کہ ہم تمہاری حفاظت کریں گے۔ اس نے کہا: کیا میں حسین سے الگ ہو جاؤں؟ تم پر اور تمہارے امانت نامہ دونوں پر لعنت ہو! تم اور تمہارے امان نامہ پر افسوس ہے! ان کی بصیرت کی ایک اور مثال یہ تھی کہ انہوں نے اپنے ساتھ موجود اپنے تین بھائیوں کو میدان جنگ میں جانے اور شہید ہونے تک ان کے سامنے جدوجہد کرنے کا حکم دیا۔ آپ جانتے ہیں کہ وہ ایک ہی ماں سے چار بھائی تھے: ابو الفضل العباس - بڑے بھائی - جعفر، عبداللہ اور عثمان۔ ایک شخص کو چاہئے کہ وہ اپنی آنکھوں کے سامنے حسین بن علی علیہما السلام کے لئے اپنے بھائیوں کو قربان کرے اور اپنی غمزدہ ماں کے بارے میں نہ سوچے جو کہتی ہے کہ اس کا ایک بھائی اس وقت تک چلے گا جب تک میری ماں خوش نہ ہو جائے، اور اسے اپنے نابالغ بچوں کی دیکھ بھال کے بارے میں نہیں سوچنا چاہئے جو مدینہ میں ہیں، یہی بصیرت ہے۔

حضرت عباس علیہ السلام امام سجاد علیہ السلام کے الفاظ میں

حضرت عباس بن علی علیہ السلام کے مقام و مرتبہ کی عظمت و عظمت کا یہ عالم ہے کہ ائمہ معصومین علیہم السلام نے کئی مواقع پر اس عظیم انسان کی قربانیوں، قربانیوں اور عظمت پر زور دیا ہے۔ امام سجاد علیہ السلام جو خود کربلا میں موجود تھے اور اپنے چچا کی قربانیوں کے عینی شاہد تھے، حضرت عباس علیہ السلام کے بارے میں فرماتے ہیں: "اللہ میرے چچا عباس علیہ السلام پر رحم کرے جنہوں نے اپنے بھائی کے لئے قربانی اور قربانی کے ساتھ اپنی جان قربان کی یہاں تک کہ ان کے ہاتھ کاٹ دیے گئے اور خدا نے انہیں جنت میں

فرشتوں کے ساتھ اڑنے کے لئے دو پر عطا کیے، جیسا کہ جعفر بن ابی طالب کے ساتھ ہوا تھا۔ دیئے گئے تھے۔
حضرت عباس علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ مقام رکھتے ہیں کہ قیامت کے دن تمام شہدا حسد کریں گے۔

مقام والای شفاعت باب الحوائج (ع)

حضرت عباس علیہ السلام کے مقام کی عظمت کے بارے میں ہمارے نامہ نگار کے سوال کے جواب میں مذہبی ماہر اور یونیورسٹی کے پروفیسر حجت الاسلام مہدی آرتوسی کہتے ہیں: "ایک طرف حضرت عباس علیہ السلام کے اصحاب کی تمام تعریفیں اور تعریفیں جو دوسری طرف حضرت عباس علیہ السلام کو دی گئی ہیں۔ امام علی علیہ السلام نے اپنی کتاب "معلی سبطین فی احوال الحسن و الحسین علیہ السلام" میں ذکر کیا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: قیامت کے دن میری آنکھیں آپ (حضرت عباس علیہ السلام) پر روشن ہو جائیں گی۔ اب، یہ وضاحت کیسے آتی ہے؟

حدیث میں آیا ہے کہ دنیا کی شفاعت کرنے والی حضرت زہرا سلام اللہ علیہا قیامت کے دن حاضر ہوں گی اور شفاعت کی صلاحیت رکھنے والے لوگوں کو مجمع کے درمیان سے جدا کریں گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یا علی علیہ السلام سے مخاطب ہو کر زہرا (علیہ السلام) کو بتاؤ کہ آپ امت کی شفاعت اور نجات کے لئے کیا لائے ہیں۔ حضرت فاطمہ (س) فرماتی ہیں کہ میرے بیٹے ابوالفضل علیہ السلام کے کٹے ہوئے ہاتھ قیامت کے دن شفاعت کے لیے کافی ہوں گے۔ شفاعت مبالغہ آرائی نہیں ہے۔ شفاعت ان لوگوں کے لئے ہے جن سے اللہ راضی ہے۔ اس حدیث سے حضرت عباس علیہ السلام کے بلند مقام کی نشاندہی ہوتی ہے۔

یہ مختصر چند جملے اس عظیم سپہ سالار کے بارے میں تحریر کیا ہے تاکہ عباس علیہ السلام کی شخصیت کا کچھ علم ہو

حضرت ابوالفضل (علیہ السلام) کی مصیبت کا ذکر

حضرت ابوالفضل (علیہ السلام) کی مصیبت کا ذکر کتاب "ارشاد" اور "لہوف" کی روشنی میں

آج میں چند جملے حضرت ابوالفضل العباس (علیہ السلام) کی مصیبت کے بارے میں عرض کروں گا۔ البتہ آپ لوگ پہلے سے یہاں موجود ہیں، مصیبت کا ذکر ہو چکا ہے اور آپ نے سنا بھی ہے۔ ان دنوں تمام مجالس اور محافل میں مصیبت کا ذکر ہو رہا ہے۔ آج تاسوعا کا دن ہے اور رسم یہ ہے کہ اس دن خطیب اور مرثیہ خواں حضرت عباس (علیہ السلام) کی شہادت پر روضہ پڑھیں۔

جیسا کہ تمام قرائن سے معلوم ہوتا ہے، حضرت ابوالفضل العباس (علیہ السلام) ان مردانِ مجاہدین میں سے تھے (سوائے چھ ماہ کے بچے یا گیارہ سال کے لڑکے کے) جو امام حسین (علیہ السلام) سے پہلے شہید ہوئے۔ اور یہ شہادت بھی ایک عظیم عمل کی راہ میں ہوئی، یعنی خیمۂ اباعبداللہ الحسین (علیہ السلام) کے پیاسوں کے لیے پانی لانا۔

ائمہ علیہم السلام کی زیارات میں دو کلمات ہیں جو حضرت ابوالفضل العباس (علیہ السلام) کے بارے میں آیا ہے، اس میں دو باتوں پر خاص زور دیا گیا ہے: بصیرت اور وفا۔

حضرت ابوالفضل العباس (علیہ السلام) کی بصیرت کہاں ظاہر ہوئی؟

تمام حسینی رفقا صاحبِ بصیرت تھے، لیکن انہوں نے بصیرت کو زیادہ نمایاں کیا۔ تاسوعا کے دن، جیسے آج کی شام، جب موقع ملا کہ وہ خود کو اس مصیبت سے بچا لیں (یعنی دشمنوں نے انہیں تسلیم ہونے اور امان نامہ کی پیشکش کی اور کہا:

"أَيْنَ بَنُوا أُخْتَنَا"

کہا ہیں ہمارے بہن کے بیٹے

اس وقت

فخرج الیہ العباس و جعفر و عثمان بنو علی فقالوا له: مالک و ما تريد؟

جناب عباس، جعفر اور عثمان اولادِ علی نکلے اور انہوں نے کہا: تمہیں کیا ہوا ہے اور ہم سے کیا چاہتے ہو؟

تو اس ملعون نے کہا

قال: أنتم يا بني أختي آمنون،

تم لوگ میرے بہنوی ہو اور ایمان لانے والے ہو ہم تمہیں امان دیتے ہیں،

تو جناب عباس علیہ السلام نے ایسا جوانمردانہ ردِ عمل دیا کہ دشمنِ پشیمان ہو گیا۔ فرمایا:

قال له الفتیه: "لَعَنَكَ اللَّهُ وَ لَعَنَ أَمَانُكَ أَوْ تُؤْمِنُنَا وَ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ لَا أَمَانَ لَهُ؟

" افسوس تم پر ہو! اور تمہارے امان نامے پر لعنت ہو!" تم میرے چاچا ہے تو اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ

میں تمہیں قبول کروں اور مجھے تم امان نامہ ے رہے ہو جبکہ ابن رسول، حسین کو کوئی امان نامہ نہیں!؟

(ارشاد، ج 2، ص 89)

حضرت ابوالفضل العباس (علیہ السلام) کی بصیرت کی ایک اور مثال یہ تھی کہ انہوں نے اپنے تین بھائیوں کو، جو ان کے ساتھ تھے، حکم دیا کہ وہ ان سے پہلے میدانِ جنگ میں جائیں اور جہاد کریں، یہاں تک کہ وہ شہید ہو گئے۔ آپ جانتے ہیں کہ وہ چار بھائی ایک ہی ماں کے بیٹے تھے:

ابوالفضل العباس (علیہ السلام) (بڑے بھائی)، جعفر، عبداللہ اور عثمان (علیہم السلام)۔ انسان اپنے بھائیوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے امام حسین (علیہ السلام) کی راہ میں قربان کر دے، نہ اپنی دکھی ماں کی فکر کرے کہ کہے کہ ایک بھائی رہ جائے تاکہ ماں کو تسلی ہو، نہ اپنے چھوٹے بچوں کی کفالت کی فکر کرے جو مدینہ میں تھے۔ یہی بصیرت ہے۔

حضرت ابوالفضل العباس (علیہ السلام) کی وفاداری سب سے زیادہ اسی واقعے میں ظاہر ہوتی ہے جب وہ فرات کے کنارے پہنچے اور پانی نہیں پیا۔ البتہ ایک مشہور روایت ہے کہ امام حسین (علیہ السلام) نے حضرت ابوالفضل العباس (علیہ السلام) کو پانی لانے کے لیے بھیجا تھا، لیکن معتبر کتابوں جیسے ارشادِ مفید اور لہوفِ ابن طاؤس میں جو میں نے پڑھا ہے، وہ کچھ مختلف ہے، جو شاید اس واقعے کی اہمیت کو اور بڑھا دیتا ہے۔

ان معتبر کتابوں میں یوں نقل ہوا ہے کہ آخری گھڑیوں میں بچوں، چھوٹی بچیوں اور اہل حرم پر پیاس کا اتنا شدید دباؤ تھا کہ امام حسین (علیہ السلام) خود حضرت عباس کے ساتھ پانی لینے نکلے۔ عباس اکیلے نہیں گئے، بلکہ امام حسین (علیہ السلام) بھی ان کے ساتھ تھے۔ وہ دونوں فرات کی اس نہر کی طرف گئے جو اس علاقے میں بہہ رہی تھی، تاکہ کچھ پانی لے آئیں۔

یہ دو بہادر اور طاقتور بھائی، پیٹھ پیٹھ سے لڑتے ہوئے دشمن کے لشکر میں گھر گئے۔ ایک طرف امام حسین (علیہ السلام) تقریباً ساٹھ سال کی عمر میں بھی بے مثال شجاعت اور طاقت کے مالک تھے، اور دوسری طرف ان کا جوان بھائی ابوالفضل العباس (علیہ السلام) جس کی شجاعت اور عظمت سب کے سامنے ہے۔ یہ دونوں بھائی، کندھے سے کندھا ملا کر، کبھی پیٹھ پیٹھ سے لڑتے ہوئے، دشمن کے سمندر میں صفوں کو چیرتے ہوئے فرات کے پانی تک پہنچنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اسی شدید جنگ کے دوران امام حسین (علیہ السلام) نے

محسوس کیا کہ دشمن نے انہیں اور عباس (علیہ السلام) کو جدا کر دیا ہے۔ اسی گھمسان کی لڑائی میں عباس (علیہ السلام) پانی کے قریب پہنچ گئے اور کنارے پر جا کھڑے ہوئے۔

روایت ہے کہ انہوں نے مشک بھر لیا تاکہ خیموں تک پانی پہنچائیں۔

لیکن یہاں کوئی بھی انسان اپنے لیے یہ حق سمجھتا کہ ایک گھونٹ پانی اپنے پیاسے ہونٹوں تک پہنچا لے، مگر عباس (علیہ السلام) نے اپنی وفاداری کا ثبوت دیا۔ جب انہوں نے پانی اٹھایا اور ان کی نظر پانی پر پڑی، تو

"فَذَكَرَ عَطَشَ الْحُسَيْنِ"

(عباس کو امام حسین (علیہ السلام) کی پیاس یاد آ گئی)۔

شاید بچیوں اور بچوں کی "العطش، العطش، العطش" کی صدائیں یاد آئیں، شاید علی اصغر (علیہ السلام) کی پیاسی سسکیاں دل کو چھو گئیں۔ ان کا دل گوارا نہ کیا کہ وہ خود پانی پی لیں۔ انہوں نے پانی کو پانی پر بہا دیا اور واپس چل پڑے۔ اسی واپسی کے دوران وہ واقعات پیش آئے، اور امام حسین (علیہ السلام) نے اچانک اپنے بھائی کی آواز سنی جو لشکر کے درمیان سے پکار رہے تھے:

"يَا أَخَا! أَدْرِي أَخَاكُ"

(اے بھائی! اپنے بھائی کو بچاؤ!)۔

في رواية الخوارزمي لما استشهد العباس عليه السلام الحسين عليه السلام عند جسده، فبكى بكاء شديداً، وقال: أَلَا نَإِنْكَسَرَ ظَهْرِي، وَقَلَّتْ حِيلَتِي.

خوارزمی کی روایت میں ہے کہ جب حضرت عباس علیہ السلام نے شہادت کا مرتبہ پالیا تو حسین علیہ السلام بہت روئے اور فرمایا: اب میری کمر ٹوٹ گئی ہے اور میری چال کم ہو گئی۔

(مقام معظم رہبری کے تہران میں نماز جمعہ کے خطبات سے اقتباس - 1379/1/26)